Al-Kashaf: Research Journal for Social Sciences (Miscellaneous)
Volume: 04, No: 01. January – March 2024
ISSN: 2790 – 8798; E-ISSN: 2790 – 8801

مغرب اور اسلاموفوبیا: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی مطالعہ

Islamophobia in the West: A Critical Study in the light of Islamic Teachings

Dr. Muzaffar Ali[*], *Kiran Sultan* [**]
[*] *Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi, Pakistan*
[**]*MPhil, Department of Islamic Thought and Culture – NUML University, Islamabad, Pakistan*

KEYWORDS

Islamic Teachings
Islamophobia
West

ABSTRACT

The term "Islamophobia" is a portmanteau of "Islam" and "phobia," signifying an unjustifiable fear and negative perception of Islam. Though a contemporary concept, its roots extend deep into history. This paper investigates diverse schools of thought on Islamophobia, examining the historical and religious underpinnings that have fueled its proliferation in the Western world. It explores the key historical events and contemporary factors that have contributed to the surge of Islamophobia. Subsequently, Misconceptions about Islam play a pivotal role in propagating this prejudice. The Western world's apprehension about the growth of the Muslim population and Muslim unity is often linked to unwarranted associations between Islam and terrorism. These misconceptions fuel Islamophobia, fostering an environment of hostility and adversity for Muslims living in minority communities. Hence, the research methodology in this study relies on a comprehensive review of existing literature and the analysis of previous theses on the subject. This approach serves as both a data collection tool and informs data analysis. Therefore, building on previous research and literature, this paper not only raises awareness about the issue but also presents viable solutions. It advocates for the importance of Muslims in the East and West to be cognizant of their human rights and encourages respectful and compassionate engagement with both Muslim and non-Muslim communities. In this digital age, the paper underscores the potential of digital media as a means to portray the positive aspects of Islam to the Western world, ultimately contributing to a more harmonious coexistence.

تعارف

اسلاموفوبیا (Islamophobia) یہ اصطلاح لفظوں سے مل کر بنی ہے اسلام اور فوبیا، جس کے معنی 'اسلامی مرض' کے بنتے ہیں۔ مغربی معاشرے میں جنونی طبقے نے اس اصطلاح کو لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کو بطور بیماری پھیلانے کی کوشش کی ہے کہ اسلام خطرناک یا منفی یا بری تحریک کا نام ہے۔ مغربی معاشرے میں اس اصطلاح کے فروغ کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جیسے تاریخی و مذہبی، قومی تفاخر و سماجی نفرت وغیرہ۔ اس مقالہ میں ذیلی سوالات کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلاموفوبیا کی اصطلاح کیا ہے، اور اس کا مقصد کیا ہے؟ مغربی معاشرے میں اس کے پھیلاؤ کے اسباب کیا ہیں؟ اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مسلمان کس طرح اس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

*Corresponding Author: Dr. Muzaffar Ali
Email Address: muzaffarali.bukc@bahria.edu.pk

قران پاک کی روشنی میں اسلاموفوبیا کے سد باب کے لیے حکمت عملی، ڈاکٹر خدیجہ عزیز، پروفیسر ڈاکٹر ضیاء اللہ ازھری، الایضاح ۲۹، دسمبر ۲۰۱۴، اس آرٹیکل میں قرانی ایات کی روشنی میں اسلام وفوبیا کے سد باب کے لیے حکمت عملی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ عصر حاضر میں دعوت اسلام کو درپیش اسلاموفوبیا کا چیلنج اور سیرت طیبہ کی روشنی میں اس کا حل، ڈاکٹر حافظ وقاص خان، ڈاکٹر عتیق ظفر، اسلامک سائنیسز جلد ۴ شمارہ ۲، ۲۰۲۱، اس آرٹیکل میں عہد نبوی ﷺ کے مظاہر جو آپ ﷺ کے خلاف کیے گئے تھے ان کی روشنی میں دور حاضر کے چیلنج اسلاموفوبیا کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اسلاموفوبیا، اس کے رجحانات، یورپی معاشرے پر اثرات اور ان کا حل: ایک تجزیاتی مطالعہ، ڈاکٹر سید محمد طاہر شاہ، ڈاکٹر سید آفتاب عالم، ہزارہ اسلامک ۲۰۲۲ (جولائی سے دسمبر)، اس آرٹیکل میں مغرب میں اسلاموفوبیا کے رجحانات کا ذکر کیا گیا ہے اور مغرب میں ہی اس کے اثرات کا ذکر کر کے اس کے حل کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

زیر بحث آرٹیکلز میں اسلاموفوبیا کے مغربی رجحانات، اثرات اور اس کے سد باب کے لیے قرآن وسنت سے حل موجود ہیں لیکن مغرب میں اسلاموفوبیا کے تاریخی وجہ، مذہبی وجہ، مغرب کے قومی تفاخر اور سماجی نفرت سے متعلق بحث نہیں ہوئی جو کہ تحقیق کی اہم ضرورت ہے، یہی وہ تحقیق خلا ہے جس کو اس مقالہ میں پُر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

"اسلاموفوبیا" کا معنی و مفہوم

"اسلاموفوبیا" اصطلاح انگریزی زبان کی ہے Islam اور Phobia، ایسی اصطلاح کو مغربی معاشرے میں کسی خاص طبقہ سے نفرت کو عام کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اصطلاح میں "Islam" (اسلام) کا نام استعمال کرتے ہوئے طبقہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جبکہ "اسلام" اس راستے کا نام ہے جس کی پہچان نبی محمد ﷺ نے اللہ تعالی کی تعلیمات کے واسطے انسانی ذات کو کروائی، اسلام اپنی تعلیمات کے مطابق اس تحریک کا نام ہے جو انسانی بنیادوں پر تعمیر نما تحریک چاہتا ہے۔ قران مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (انفال، ٦١)

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام (سلامتی والا طریقہ) ہے۔

جس اصطلاح 'فوبیا' کو انگریزی زبان میں عام کیا گیا ہے وہ خطرناک وخوفناک عام ہونے والی بیماریوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جیسے

"A phobia is a persistent, excessive, unrealistic fear of an object, person, animal, activity, or situation. It is a type of anxiety disorder. A person with a phobia either tries to avoid the thing that causes the fear, or tolerates it with great anxiety and distress.

(فوبیا کسی چیز، شخص، جانور، سرگرمی یا صورت حال کا مستقل، ضرورت سے زیادہ، غیر حقیقی خوف ہے۔ یہ ایک قسم کی بے چینی کی خرابی ہے۔ فوبیا کا شکار شخص یا تو اس چیز سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جو خوف کو جنم دیتی ہے، یا اسے بڑی پریشانی اور تکلیف کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔)

اسی طرح مغرب کے جنونی طبقات (یہودی دانشوروں، عیسائی مفکروں) نے اسلام کو ایسے مذہب کے طور پر پیش کیا جس کی تعلیمات فرسودہ، ترقی مخالف، عورتوں کے ساتھ نامناسب سلوک کی تعلیم دیتا ہے وغیرہ ہر معاشرتی منفی پہلو کے ساتھ۔ اس اصطلاح (Islamophobia) کہ استعمال کے ذریعے اسلام کی صورت کو بگاڑنے میں مغربی میڈیا نے اہم کردار ادا کیا ہے، اس مثال اس صورت میں بھی ہے کہ کسی بھی عام مسلمان کی غلطی کو

اسلامی پیراہے میں پھیلایا جاتا ہے، یا کسی بھی جماعت کی کسی بات پر سرکشی کو اسلام کی طرف منسوب کر کے پیش کیا جاتا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے مغرب میں سفید فارم لوگ کالے کی قدر کو اپنی نسل میں گرانے کے لئے ان کی ہلکی سی غلطی کو بہت بڑی صورت میں اپنے معاشرے میں پیش کرتا ہے، مسلمانوں کے لئے مسلم شکل اور لباس کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اہل مغرب نے اسلام کے متعلق پھیلائے گئے اسی تصور کو قبول کیا اور لاشعوری خوف ان کے ذہنوں میں بیٹھ گیا، ہاں یہ بات بھی ہے کہ ان کی اس تحریک کے نتیجے میں شائستہ دماغ رکھنے والے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات کے مطالعے پر ابھارا، جس کی وجہ سے لوگوں میں اسلام کی طرف رجحان بھڑتا گیا یہی وجہ کہ مغرب میں اسلام کی طرف لوگوں کی ترغیب بڑھتی نظر آرہی ہے، یہی وجہ ہے کہ مغربی جنونی طبقات نے ابھی تالیفات کی طرف کی بھی بھرپور توجہ مبذول کی ہے۔

اہل مغرب کے جنونی طبقہ کے اس عمل کی وجہ سے جہاں مسلمانوں کے لیے مغرب میں نفرت پھیلی وہی اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا دیگر مذاہب کے لوگوں نے اسلام کو جاننا اور پڑھنا شروع کیا اور اسلام کی صداقت نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا یہی وجہ ہے کہ آج بڑی تیزی سے دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔(عبدالہ، ۵۴۹)

"اسلاموفوبیا" کی وجوہات

تحقیقی بنیاد پر اس اصطلاح کی مثبت اور منفی دونوں جہات کے امکانات ہیں، یا تو اس کے عروج کے دور کا مطالعہ مقصد ہے یا اس کے تشخص کو گرانا مقصد ہو سکتا ہے، اس لئے مغربی معاشرے میں اس اصطلاح کے استعمال کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں کچھ اس طرح؛

1. تاریخی
2. مذہبی
3. مغرب کا قومی تفاخر
4. سماجی نفرت

تاریخی پس منظر

تاریخ اسلامی ترویجی بنیاد پر انتہائی روشن رہی ہے، نبی کریم ﷺ کے عہد دین کی مثبت جو بنیاد رکھی گئی ہے تھی، آپ ﷺ کے معتقدین صحابہ کرام اور خلفاء نے مضبوطی سے تھامے رکھا، دنیا کے بڑے حصے پر حکمرانی کی اور دنیا کے کونے کونے تک دین اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اسی جہت کو آرنلڈ جوزیف ٹائن بی (وفات ۱۹۷۵ء) نے تفصیل سے مثبت انداز میں بیان کیا ہے، اس نے اسلام کے عملی دور کو ہجرت مدینہ سے شمار کیا ہے۔ اس رخ کو علی المنتصر الکتانی اپنے انداز میں بیان کرتے ہیں کہ اسلام کے اس روشن دور نے مقابل مذہب کو جذباتی طور پر انتہائی تکلیف دی جس کی وجہ سے ہر دور میں اسلام کو مقابلین کا سامنا بھی کرنا پڑا، اس کی مثال تاریخ اندلس اور صلیبی فتوحات گواہ ہیں، تاریخ کے یہ گہرے میدان گواہ ہیں کہ عامۃ الناس ان کی مذہبی نما تعلیمات اور رویوں سے تنگ آگئیں اور فاتحین کو پیغامات بھیجے گئے کہ پُرامن اسلام کی تعلیمات کی فضا چاہئے۔(الکتانی، 37)

مغرب کے دعوی جات اپنی جگہ، دین اسلام اپنے نزول کے حقائق انتہائی گہرے انداز میں واضح کرتا ہے، اسلام کے امن و آشتی کی تعلیمات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں یوں بیان کی ہیں:

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا (اعراف ۵۶)

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔

مغرب کے مذہبی جذبات کے انسانی معاشروں میں واویلا کرکے حقائق کا رخ موڑنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے، یہ حقیقت واضح ہے کہ اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس کی تعلیمات ہر قسم کی تحریف اور ملاوٹ سے پاک ہیں جیسا کہ قران میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ(حجر، آیت ۹)

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

دیگر مذاہب کو دین اسلام انبیاء کے طریقے طور پر قبول ضرور کرتا ہے لیکن انہیں آگاہ کرتا ہے کہ راستے کے اعتبار سے وہ ٹھیک ہیں لیکن راہنمائی کے اس وقت جو تعلیمات کتب کی صورت میں ان کے پاس پائی جاتی ہیں ان میں اُدوار کے مطابق تحریفات کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ (بقرہ، آیت ۷۵)

تو اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل دیتے تھے۔

یہ آیات انسان کو راہنمائی دے رہی ہیں ان مذاہب یہودیت اور عیسائیت میں حقائق کو بدلنے کی روایت کس طرح ہیں، اہم نکتہ یہ کہ ان مذاہب کے معتقدین تعلیمات میں اپنے مناسب اور اُوقات کے مطابق تحریفات کرتے ہیں۔ جبکہ "قران مجید" جو اسلام کا بنیادی مصدر ہے محفوظ ہے ایک تو اس لیے کہ اللہ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا اور دوسرا یہ کہ تسلسل اور تواتر کے ساتھ مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔

اسلام کا دوسرا مصدر "حدیث مبارکہ" ہے، اس کے متعلق عربی مصطفی السباعی صاحب نے احسن انداز میں ترجمانی کی ہے۔ اللہ تعالی نے محمد عربی ﷺ کی امت کو علم الاسناد کے ذریعے اپنے پیغمبر کے اقوال واعمال کو محفوظ رکھنے کا شرف بخشا جب کہ اہل کتاب اس شرف سے محروم رہے ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان علمی اور تاریخ خلا پیدا ہوا۔ یہاں تک حدیث کے میدان کی نقب زنی کرنے والے مستشرقین بھی لاچار نظر آتے ہیں۔(مصطفی، ۵۵)

مغرب کے مذہبی طبقات کے لئے امتحان تھا کہ کہ اسلام نے یہ تاریخی سفر کامیابی سے طے کیا اور اب ہم تک پہنچا اس لیے یہ جنونی افراد اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بولنے لکھنے، رسول اللہ ﷺ کی اہانت اور قران کو دہشت گردی پیدا کرنے والی تعلیمات دینے والی کتاب کے طور پر پیش کر کے اہل مغرب کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے نفرت پیدا کرتے ہیں، اس میں ایک انگریز **A. J. Arberry** نے قرآن مجید کا ترجمہ تک لکھا اور کہتا ہے قرآن کو سابقہ کتابوں سے لیا گیا ہے بعض کے نزدیک شعر جاھلی قرآن کا اہم مصدر ہے۔(مصطفی،38،39)

گولڈزیہر **(GOLDZIHER, IGNAZGOLDZIHER, IGNAZ (Isaac Judah ;** ۱۸۵۰–۱۹۲۱)(ایک یہودی مستشرق ہے۔ جو حدیث پر اعتراضات کے حوالے سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کی پیدائش ۱۸۵۰ء میں ہوئی اور وفات ۱۹۲۱ء میں ہوئی اس نے

مشہور زمانہ کتاب "مذاہب التفسیر الاسلامی" کے پہلے باب کے ابتدائیہ میں قرآت قرآنیہ کے ضمن میں سبعہ احرف کی روایات کو موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے.(گولڈزیہر،3-46)

قران مجید، کی آیت جو کہ مشرکین قریش کے بارے میں نازل ہوئی ان جنونی طبقہ پر صادق آتی ہے

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ(سجدہ،٢٦)

اور کافروں نے کہا: اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں فضول شور و غل مچاؤ تاکہ تم غالب آجاؤ۔

اس آیت میں (والغوافیہ) کے الفاظ مغربی جنونی طبقے کے عمل پر صادق آتی ہے جس طرح یہودیت اور عیسائیت تحریف کا شکار ہیں بالکل اسی طرح قران اور سنت میں شک پیدا کرتے ہیں کہ قرآن سابقہ ادیان سے متاثر ہے اور حدیث میں علم الاسناد کا آغاز دوسری، تیسری صدی ہجری بتاتے ہیں اس طرح کی باتوں ذریعے اسلام کی تشکیک کرنے میں پوری طاقت صرف کرتے ہیں۔

مذہبی تناظر

اہل کتاب مذاہب خصوصاً یہود و نصاری اپنی کتب کی تعلیمات کے عین مطابق جانتے ہیں کہ آخری نبی آئے گا اور وہ اس کے آنے کا انتظار بھی کر رہے تھے پھر جب آپ ﷺ آئے تو انہوں نے آپ کو ماننے سے انکار کر دیا کہا آخری نبی، بنی اسرائیل کے بجائے بنو اسماعیل سے نبی کیسے آسکتا ہیں۔ اور بڑی بات تو یہ کہ انہوں نے نشاندھی کی گئی نبی کے آنے کا انتظار بھی ختم کر بیٹھے ہیں، جب کہ ان کی کتب بر ملا انہیں کہہ چکی ہیں کہ آخری نبی نے آنا ہے۔ اور ان کے اس تعصب کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے؛

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ طوَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ(بقرہ ،١٤٦)

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔

اسی تعصب و ہٹ دھرمی پر آج بھی یہ قائم ہیں تبھی اسلام کے خلاف شکوک پیدا کیے تو انہیں مسلمانوں کہ اہل علم نے لاجواب کر دیا پھر انہوں نے بظاہر مسلمانوں کے دوست بن کر مسلمانوں کو اپس میں لڑوایا اور کتنے ہی فرقوں میں تقسیم کر دیا یہ سب ان کی صیہونی سازشوں کا نتیجہ ہے قرآن مجید میں ان کی سازشوں کے بارے میں مسلمانوں کو اگاہی دی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ م بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ طوَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ طاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ(مائدہ،آیت ٥١)

اے ایمان والو! یہود و نصاری کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہودی قوم اپنے آپ کو اللہ کی پسندیدہ قوم مانتی ہے ان کا عقیدہ ہے کہ انہیں سزا نہیں ہوگی اگر ہوگی بھی تو معین دن ہوگی لیکن قرآن نے ان کے عقیدے کی تردید کر دی، جو ان کے لئے تکلیف دہ بھی ضرور ہے، ارشاد ربانی ہے؛

وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً طقُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللهُ عَهْدَهٗ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ(بقرہ،آیت ۸۰)

اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہر گز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

لیکن یہود قرآن کو نہیں مانتے اس لیے اس بات کے بھی قائل نہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ پوری دنیا پر حکمرانی کرنے کے لیے اللہ نے ان کو بنایا ہے اور حکمرانی کرنے میں جو رکاوٹ مستقبل میں پیش آسکتی ہے وہ اسلام ہے اس لیے عیسائیت کے ساتھ مل کر مختلف ہتھکنڈیں استعمال کر کے لوگوں کو اسلام سے دور کرنے اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش میں لگے ہیں۔ دراصل ان کی تاریخ دیکھیں تو ابتداء کے یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے انتہائی دشمن ہیں، لیکن اسلام کی برتری نے انہیں متحد کر دیا ہے، اسی اتحاد سے اسلاموفوبیا نما اپنے حیلے آزمارہے ہیں۔

ان سب کے باوجود بھی اگر یہود و نصاری اپنی سازشوں سے باز آتے ہیں تو قرآن مجید نے ان کو انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ(بقرہ،آیت ۶۲-۶۳)

بیشک ایمان والوں نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

مغربی قومیت پسندی

آج مغرب سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں تگ و دو کرتا نظر آرہا ہے اور اقوام عالم کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ انسان کی ترقی اور فلاح اسی میں ہے کہ وہ مذہب کو مسجد کلیسا تک محدود رکھے، معاملات و کاروبار "انسانی عقل" کی بنیاد پر کریں (کیونکہ ان کے مذاہب تحریفات کا شکار ہوئے ہیں اور ان کی تعلیمات زندگی کے ہر میدان کے لیے جامع نہیں ہیں) عیسائیت مغرب میں برائے نام رہ گئی ہے اس کی جگہ سیکولرزم اور لبرلزم نے لی ہے جو کہ انسانوں کا تیار کردہ ایسا نظام ہے جس میں اعلی اتھارٹی خدا کے بجائے "انسان" کے ہاتھ میں ہے. اور جس عالمی نظام اور گلوبل کلچر کو وہ دنیا میں مستقبل کے واحد نظام اور کلچر کے طور پر متعارف کرانے بلکہ غلبہ دلانے کی کوشش کر رہا ہے اس کی راہ میں اگر کوئی نظام رکاوٹ بن سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے جسے راہ سے ہٹانے کے لیے مغرب کا جنونی طبقہ بدنام کرنے کی کوشش میں لگا ہے۔ (راشدی، ۲۰-۲۳)

مغرب کا قومی تفاخر کا جو نظریہ ہے وہ بنی آدم کے لیے نہایت خطرناک ہے اس نظریہ کے تحت وہ اپنی قوم کے مفادات کا حصول تمام انسانی اور آفاقی اقدار پر مقدم سمجھتے ہیں بلکہ ساری دنیا پر اپنی قوم کے غلبہ اور تسلط کے خاطر ہر قسم کا اقدام قومی فریضے میں شامل ہے۔ (خالد مبشر، ۱۱)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

مجھے وہ درس فرنگ آج یاد آتے ہیں

کہاں حضور کی لذت، کہاں حجاب دلیل!

اہل مغرب نے اسلام اور مسلمانوں کی نفرت میں ان کے نام بگاڑے ہیں اسلام کو "محمڈن ازم" اور مسلمانوں کو "محمڈن" کہہ کر پکارا. اور مسلمانوں کو سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کی اہلیہ سیدنا ہاجرہ (علیہا السلام) کی نسبت سے (Hagarin) یا حاجرائی بھی کہا یہ نام تحقیر کے لیے رکھا کیونکہ سیدنا ہاجرہ (علیہا السلام)، سیدنا سارہ (علیہا السلام) کی ملازمہ تھی اور حضرت اسماعیل سیدنا حاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے رسول اللہ ﷺ کا سلسلہ نسب سیدنا اسماعیل سے ملتا ہے اسی تناظر میں اہل مغرب نے مسلمانوں کو حاجرائی کہہ کر مخاطب کیا اور دراصل یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ مسلمان ایک ملازمہ کی اولاد ہیں ان کی کوئی تاریخی اوقات نہیں۔ (فاروقی، ۴۲) اسی بنیاد پر اس جنونی طبقہ نے دماغی بیماری اسلام وفوبیا کا انکشاف کیا ہے کہ اس مرض کا شکار انسان اسلام کی نفرت کی اگ میں خود بخود جھلسنے لگتا ہے اور اسلام سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے قدیم امتیازات کو پامال کر کے موجودہ مغرب کی سفاک مادی تہذیب کے رنگ میں اپنے اپ کو رنگ دیں۔

جس کی شہادت خود کلام پاک میں اللہ تعالی نے دی ہے۔

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (بقرہ، آیت ۱۲۰)

اور یہودی اور عیسائی ہر گز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں۔

سماجی امتیاز

یہ بات تو ثابت ہے کہ مغرب (یہود و نصاری) مسلمانوں سے حسد رکھتے ہیں کہ آخری نبی بنی اسرائیل کے بجائے بنو اسماعیل سے کیوں آیا اور پھر وہ عرب قوم جو جہالت میں ڈوبی ہوئی تھی کیسے عالم پر حکمرانی کرنے لگے موجودہ مغربی تہذیب کی ابتدا اور تشکیل ہی اسلام دشمن جذبات سے ہوئی جو ہی اہل مغرب ذرا سے سنبھلے، انہوں نے صلیبی جنگیں چھیڑ دی لیکن مسلمانوں نے ان کو شکست دی جس کی وجہ سے دشمنی کے جذبات میں اور شدت اگئی۔ ۱۴۹۲ (محمد امین، ۳۸) میں جب اسپین سے اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوا تو ساڑھے تین لاکھ مسلمانوں کو عیسائی مذہبی عدالت میں پیش کیا گیا ان میں سے تقریبا ۳۰ ہزار کو سزائے موت دی گئی اور ۱۲ ہزار کو زندہ اگ میں جونک دیا گیا۔

اور آج ان کی یہی کوشش ہے کہ مسلمان ممالک میں حکمران ہی وہی لوگ بنے جو ان کے ذہنی غلام ہوں اگر کوئی مسلمان ملک کچھ تھوڑی بہت ترقی کر گیا جیسے ملائشیا تو اس کی معیشت برباد کرنے کے لیے مالی بحران کھڑے کیے گئے۔ یہ جنونی طبقہ مستقبل کے حوالے سے پوری دنیا پر راج کرنا چاہتا ہے جیسا کہ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ یہود اللہ کی پسندیدہ قوم ہیں اور باقی دنیا ان کے خادم ہیں۔ (مسعود ازھر، ۷۸)

یہودی دجال کو اپنا مسیح مانتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ دجال دنیا میں اکر ان کی عالمی حکومت قائم کرے گا۔ قرآن میں اللہ نے ارشاد فرمایا۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (توبہ، ۳۲)

چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے (اگرچہ) برا مانیں کافر۔

اس آیت کی روشنی میں پتہ چلتاہے کہ مغرب جتنی بھی کوشش کرلے اسلام کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں بری تصویر (اسلاموفوبیا) بنا کر پیش کریں اور قرآن و سنت میں شکوک و شبہات پیدا کریں لیکن پھر بھی ان کی یہ چال کامیاب نہیں ہوگی کیونکہ یہ اللہ کا نور ہے جسے کوئی نہیں بجھا سکتا۔

اسلاموفوبیا کا تدارک

مغربی جنونی طبقے اسلام کو جارح مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ اسلام دوسرے مذاہب اور عقائد کے لیے عدم برداشت اور تعصب کا رویہ اختیار کرتا ہے۔ایسی صورتحال میں مسلمانوں کو کیا حکمت عملی اپنانی چاہیے اس کے متعلق قران و سنت میں تعلیمات موجود ہیں کیونکہ قران صرف ایک دور کے لوگوں کی کتاب نہیں بلکہ قیامت تک کے لوگوں کی رہنمائی کے لیے ہے اس لیے مسلمان انفرادی اور اجتماعی سطح پر مندرجہ ذیل اسلامی تعلیمات کو اپنا کر مغرب کے جنونی طبقہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

صبر اور برداشت

مغرب میں موجود مسلمانوں کے ساتھ نامناسب سلوک ہورہاہے تو سب سے پہلے صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے اس کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ جب پہلے مکہ مسلمانوں کو پریشان کررہے تھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے والدین کو شہید کردیا مسلمانوں کے ساتھ مقاطعہ کردیا لیکن اس وقت بھی مسلمانوں نے صبر کیا اسی طرح آج بھی یہی صورتحال ہے تو صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور نماز کے ذریعے اللہ سے مدد مانگنی چاہیے قرآن میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ-اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (بقرہ،۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم ہر حالت میں انسان کے لئے راہنمائی کرتاہے، یہ آیت کریمہ حالات کے مطابق انسان کی راہنمائی کرتی ہے، انہیں حالات کا سامنہ مغرب دنیا میں بسے مسلمان کو ہے۔

حسن اخلاق کا مظاہرہ

معاشرہ لوگوں کے مجموعہ سے بنتاہے جس میں مسلم اور غیر مسلم ہر طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں غیر مسلموں سے اکثر واسطہ پڑتا رہتاہے مسلمانوں کے لیے یہ بہترین موقع ہوتاہے کہ اسلام کی صحیح تصویر اپنے عمل کے ذریعے ان کو دکھائیں تاکہ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں سے ان کا ذہن صاف ہوسکے اس کی مثال ہمیں سنت رسول ﷺ سے ملتی ہے۔

"عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ غُلاَمٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: «أَسْلِمْ»، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ" (بخاری،۲،۹۶)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا (عبد القدوس) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مزاج معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، باپ وہیں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ (کیا مضائقہ ہے) ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں مان لے۔ چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ پاک کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچا لیا۔

اس حدیث مبارکہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ارد گرد غیر مسلموں سے بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ غیر مسلم، ایک مسلمان کے رویے کو دیکھ کر پورے اسلام کے اچھے اور برے ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں ان کے سامنے بہترین اخلاق سے پیش آنا چاہیے کہ اگر وہ اسلام قبول نہیں بھی کرتے پھر بھی اسلام کو جارح مذہب کے بجائے امن کی تعلیمات دینے والا مذہب سمجھیں۔

مستقل مزاجی اور استقامت

بعض اوقات غیر مسلموں کی جانب سے اس منفی سوچ کی وجہ سے مسلمانوں کو تلخ رویے کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن کسی بھی چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے مستقل مزاج اور استقامت کی بڑی اہمیت ہے کسی بھی بڑے نقصان کی صورت میں ہمت ہار جانا، مایوس ہو جانا یہ دعوتی مزاج کا حصہ نہیں یہی وجہ ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی آپ ﷺ نے خود بھی اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو استقامت کی تعلیم دی حضرت عمار بن یاسر کے والدین کی شہادت کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلقین آمیز الفاظ "اصبر یا عمار" تھے۔ (عتیق الظفر، ۲۰۲۱ء، ۴)

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـٴًـا-اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ (آل عمران، ۱۲۰)

اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ بیشک اللہ ان کے تمام کاموں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے اور دو باتوں کی تلقین کی گئی ہے صبر اور تقوی کی، ان ان پر عمل کر لیا تو ان کا (مغرب) مکر و فریب کوئی نقصان نہیں دے پائے گا اس لیے مسلمانوں کو صبر کا دامن تھام کر رکھنا چاہیے۔

میڈیا کا مؤثر استعمال

دور حاضر میں مغرب کا جنونی طبقہ اس بیماری (اسلامو فوبیا) کے فروغ میں میڈیا کا سہارا لے رہا ہے اور اسلام کے غلط تصویر لوگوں تک پہنچا رہا ہے بالکل اسی طرح مسلمانوں کو بھی میڈیا کی مختلف اقسام پرنٹ، الیکٹرانک کا استعمال کر کے اسلام کی درست تصویر پیش کرنی چاہیے مختلف ویب سائٹ، فیس بک پیج پر قلم کی مدد سے اسلام کا دفاع کرنا چاہیے دنیا میں کئی ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو دین اسلام کا علم نہیں ہوتا میڈیا کے استعمال سے ان کو بھی دین اسلام سے آگاہی اور دعوت کا فریضہ بھی انجام ہو جائے گا۔

قرآن میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ (مائدہ، ۶۷)

اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں۔

آیت میں آپ ﷺ کو اللہ کی جانب سے پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس حکم میں آپ ﷺ کی امت بھی شامل ہے اس کی دلیل قران اور سنت سے ملتی ہے۔

قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے۔۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِؕ- وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ (آل عمرآن، ۱۱۰)

(اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا، ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت نافرمان ہیں۔

آیت کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ واسطے سے مصلح انسان کو باور کروایا گیا ہے کہ آپ میں اصل اصلاح ہے یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتے ہوئے اسلام کے درست تصویر پیش کر کے اس بیماری (اسلاموفوبیا) سے مقابلہ کرنا چاہیے اس کے بعد آیت میں (**ولو امن اهل الكتاب لكان خير لهم**) کہ الفاظ کے ذریعے بتادیا کہ اے مسلمانو اگر تمہاری دعوت کی بدولت اہل کتاب اپنے سابقہ اعمال سے توبہ کرلیں اور اللہ پر ایمان لے آئیں تو ان کے لیے بہتر ہے۔

حکمت وتدبر

اسلام تبلیغی دین ہے کیونکہ یہ قیامت تک کے لوگوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ اہل مغرب کو اللہ تعالی کے راستے کی طرف بلائیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (النحل، ۱۲۵)

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو سب سے اچھا ہو۔

نبی کریم ﷺ نے مکالمے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور مکالمے کے ان اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کو بھی قریشی اکابر کو دعوت دی اور کبھی خود ان کی مجلس میں شرکت اختیار کی ان مجالس میں آپ ﷺ اللہ کے دین کے بارے میں قریش کو بتاتے تھے ان اصولوں کو اپناتے ہوئے آج ضروری ہے کہ مکالمے کو ہر فارم میں استعمال کرنا چاہیے، چاہے وہ بین الاقوامی سطح ہو یا کسی خاص براعظم کا مخصوص ادارہ۔ (عتیق الظفر، ۲۰۲۱ء، ۴)

نتائج وسفارشات

اس مقالے میں مندرجہ ذیل نتائج سامنے آئے ہیں۔

1. مغربی معاشرے میں جنونی طبقے نے اس اصطلاح کو لوگوں کے ذہنوں میں بطور بیماری پھیلانے کی کوشش کی ہے۔
2. مغرب میں اس اصطلاح (اسلاموفوبیا) کہ استعمال کی تاریخی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ تاریخ اسلامی ترویجی بنیادوں پر انتہائی روشن رہی ہے مسلمانوں نے دنیا کے بڑے حصے پر حکمرانی کی اور دنیا کے کونے کونے تک دین اسلام کو پہنچایا۔

3. مغرب میں اس اصطلاح کے استعمال کی مذہبی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہود و نصاری آخری نبی کا انتظار بنی اسرائیل میں سے آنے کا کر رہے تھے اور جب نبی، بنو اسماعیل میں سے آیا تو تعصب اور ہٹ دھرمی کے بنا پر آپ ﷺ کو نبی ماننے سے انکار کر دیا۔
4. مغرب کا قومی تفاخر بنی آدم کے لیے نہایت خطرناک ہے اس نظریے کے تحت وہ اپنی قوم کے مفادات کا حصول تمام انسانی اور آفاقی اقدار پر مقدم سمجھتے ہیں کیونکہ مغرب جس عالمی نظام اور گلوبل کلچر کو مستقبل میں دنیا کا واحد نظام بنانے جا رہا ہے اس نظام میں اگر کوئی رکاوٹ بن سکتا ہے تو وہ اسلام ہے اس لیے اسلام کو بطور بیماری یا برائی (اسلاموفوبیا) لوگوں کے ذہنوں میں ڈال رہا ہے۔
5. قرآن وسنت کی روشنی میں مسلمان اس مشکل صورتحال سے صبر اور برداشت، بہترین اخلاق کا مظاہرہ کر کے نکل سکتا ہے۔
6. اس دور جدید میں میڈیا کا درست استعمال کر کے اسلام کی حقانیت مغرب کی عوام تک پہنچانی چاہیے۔
7. بہترین دعوتی اسلوب، برھان و دلائل کی روشنی میں مغرب کے اکابر کے ساتھ مکالمہ کر کے اس صورتحال کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

الانفال، ٦١

Al-Anfal, 61

مفتاحی، عبدالحی۔ (بی تاریخ)۔ اقلیتوں کے حقوق اور مغرب میں اسلاموفوبیا۔ امریکہ ویورپ میں اسلاموفوبیا۔ نئی دھلی: ایفا پبلیکیشنز۔

Muftahi, Abdul Hai. (Bī tārīkh). Aqlīton ke huqūq aur Maghrib mein Islāmophobia. Amrīka aur Yūrūp mein Islāmophobia. Nayī Dihlī: Ifā Publications.

الكتاني، علي المنتصر۔ (بی تاریخ)۔ انبعاث الإسلام في الأندلس۔ اسلام آباد: مجمع البحوث الإسلامية الجامعة الإسلامية العالمية

Al-Katani, Ali al-Muntasir. (Bī tārīkh). Inbā'ath al-Islām fī al-Andalus. Islāmābād: Majma' al-Buḥūth al-Islāmiyyah al-Ḥāmi'ah al-Islāmiyyah al-'Ālamiyyah, Islamabad

الاعراف ٥٦

Al-A'raf, 56

الحجر، ٩

Al-Hijr, 9

البقرہ، ٧٥

Al-Baqarah, 75

السباعی، مصطفی۔ (بی تاریخ)۔ الاستشراق والمستشرقون، (مالھم وما علیھم)۔ القاھرۃ، مصر: دار الورق۔

Al-Saba'i, Mustafa. (Bī tārīkh). Al-Istishrāq wa al-Mustashriqūn, (Malahum wa ma'alihim). Al-Qāhirah, Miṣr: Dār al-Warq.

گولڈزیہر۔ (بی تاریخ)۔ مذاہب التفسیر الاسلامی۔ شارع شریف باث الکبیر، القاھرہ: مکتبہ انجانجی بمصر مکتبہ المثنی بغداد

Kuldzihar,. (Bī tārīkh). Madhāhib al-Tafsīr al-Islāmi. Shāri' Sharīf Bāth al-Kabīr, al-Qāhirah: Maktabat Anjānjī bimisr Maktabat al-Muthannā Baghdād

حم السجدہ، ٢٦

Ḥam al-Sajdah, 26

البقرہ، ۱۴٦
Al-Baqarah, 146
المائدہ، ۵۱
Al-Ma'idah, 51
البقرہ، ۸۰
Al-Baqarah, 80
البقرہ، ٦۲-٦۳
Al-Baqarah, 62-63
زاھد الراشدی، ابو عمار. (بی تاریخ). امت مسلمہ اور مغرب کے علوم وافکار۔
Zahid al-Rashidī, Abū 'Umar. (Bī tārīkh). Ummat Muslimah aur Maghrib ke 'Ulūm wa Afkār.
مبشر، خالد. (بی تاریخ). کلام اقبال اور قومیت. ڈاکٹر خالد مبشر
Mubashir, Khalid. (Bī tārīkh). Kalām-i Iqbal aur Qaumīyat. Doctor Khalid Mubashir
محمد اقبال، بال جبریل حصہ دوم
Muḥammad Iqbāl, Bāl-i Jabrīl Ḥisah Dūm

فاروقی، شاھنواز. (بی تاریخ). بمغرب کی اسلام سے دشمنی۔
Fārūqī, Shā Hunawāz. (Bī tārīkh). Bimaghrib kī Islām se dushmanī.
البقرہ، ۱۲۰
Al-Baqarah, 120
محمد امین، ڈاکٹر. (بی تاریخ). اسلام اور تہذیب مغرب کی کشمکش۔ لاہور: بیت الحکمت، موٹروے پریس۔
Muḥammad Amīn, Doctor. (Bī tārīkh). Islām aur Tahzīb Maghrib kī Kashmakash. Lahore: Bayt al-Ḥikmah, Mūṭarwā Press.
انبعاث الإسلام في الأندلس، ص ۷۷
Inbā'ath al-Islām fī al-Andalus, ṣafḥah 77
ازھر، محمد مسعود. (بی تاریخ). یہود کی چالیس بیماریاں۔ مکتبہ عرفان
Azhar, Muḥammad Mas'ūd. (Bī tārīkh). Yahūd kī Chālīs Bīmāriyān. Maktabah 'Irāfān
التوبہ، ۳۲
Al-Tawbah, 32
البقرہ، ۱۵۳
Al-Baqarah, 153
البخاري، محمد بن اسماعیل بن ابراھیم. (بی تاریخ). الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ۔ دار طوق النجاۃ
Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'il ibn Ibrāhīm. (Bī tārīkh). Al-Jāmi' al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min U'mūr Rasūl Allāh ṣallá Allāhu 'alayhī wa sallam wa Sunanuhu wa Ayāmuhu. Dār Ṭūq al-Najāh
خان، حافظ وقاص؛ الظفر، عتیق. (بی تاریخ). عصر حاضر میں دعوت اسلام کو درپیش اسلاموفوبیا کا چیلنج اور سیرت طیبہ کی روشنی میں حل۔ اسلامک سائنسز، جلد ۴، شمارہ ۲۔

Khān, Ḥāfiẓ Waqāṣ; al-Ẓafar, 'Atīq. (Bī tārīkh). 'Asr-i Ḥāẓir mēṅ Dawat-i Islām kō Darpēsh Islām ūr Fobia kā Challenge ūr Sīrat Ṭayyibah kī Roshnī mēṅ Hal. Islāmī Sciences, Jild 4, Shumārah 2.

آل عمران، ۱۲۰

Āl 'Imrān, 120

المائدہ، ٦٧

Al-Ma'idah, 67

ال عمرآن، ۱۱۰

Āl 'Imrān, 110

النحل، ۱۲٥

Al-Naḥl, 125